
66

آیات نمبر 165 تا 171 میں پچھلی آیات کے تسلسل میں جنگ احد کے حوالے سے مسلمانوں کی غلطیوں پر انہیں تنبیہ اور وضاحت کہ جو کچھ ہوا اس کا مقصد یہ تھا کہ اللہ برے لوگوں کو نیک لوگوں سے الگ کر دے۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں انہیں ہر گز مردہ نہ سمجھنا۔

اَوَ لَمَّآ اَصَابَتۡکُمۡ مُّصِیۡبَۃٌ قَدۡ اَصَبۡتُمۡ مِّثۡلَیۡہَا ۙ قُلۡتُمۡ اَنّٰی ہٰذَا ؕ قُلۡ ہُوَ مِنۡ عِنۡدِ اَنۡفُسِکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۱۶۵﴾ اور یہ تمہارا کیا حال ہے کہ جب تم پر ایک مصیبت آ پہنچی تو تم کہنے لگے کہ یہ کہاں سے آ گئی حالانکہ تم اس سے پہلے دشمن کو اس سے دگنی تکلیف پہنچا چکے تھے ؟ آپ فرما دیجئے کہ یہ مصیبت تمہاری اپنی ہی لائی ہوئی ہے بیشک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے جنگ احد کے پس منظر میں، جب فتح کے بعد مسلمانوں کو اپنی غلطی کی وجہ سے نقصان اٹھانا پڑا وَ مَآ اَصَابَکُمۡ یَوۡمَ الۡتَقَی الۡجَمۡعٰنِ فَبِاِذۡنِ اللّٰہِ وَ لِیَعۡلَمَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۶۶﴾ وَ لِیَعۡلَمَ الَّذِیۡنَ نَافَقُوۡا ۚۖ اور اُس لڑائی کے دن جو تکلیف تمہیں پہنچی سو وہ اللہ کے اِذن ہی سے تھی اور یہ معاملہ اس لئے پیش آیا تا کہ اللہ پہچان کرا دے کہ کون ایمان والا ہے اور کون منافق ہے وَ قِیۡلَ لَہُمۡ تَعَالَوۡا قَاتِلُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَوِ ادۡفَعُوۡا ؕ قَالُوۡا لَوۡ نَعۡلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعۡنٰکُمۡ ؕ اور جب ان سے کہا گیا کہ آؤ اللہ کی راہ میں جنگ کرو یا دشمن کے حملے کا دفاع کرو، تو کہنے لگے کہ اگر ہم جانتے کہ لڑائی ہو گی تو ہم ضرور تمہارے ساتھ چلتے منافقین نے جنگ سے بچنے کے لئے یہ بہانہ بنایا کہ

مسلمان جنگ کے لئے جا رہے ہیں لیکن ہم جانتے ہیں کہ جنگ کی نوبت نہیں آئے گی، اس لئے
ہمارا جانا یا نہ جانا برابر ہے، لیکن یہ محض ایک بہانہ تھا هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ
مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ
بِمَا يَكْتُمُوْنَ ۚ﴿۱۶۷﴾ یہ لوگ اس دن ایمان کی نسبت کفر سے زیادہ قریب تھے، وہ اپنے
منہ سے ایسی باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہیں لیکن وہ جو کچھ چھپا رہے ہیں
اللہ اسے خوب جانتا ہے اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَ قَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا
قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ یہ
ایسے لوگ ہیں جو خود تو گھروں میں بیٹھے رہے لیکن اپنے بھائیوں کے بارے میں کہا کہ
اگر وہ ہمارا کہنا مان لیتے تو نہ مارے جاتے، آپ فرما دیجئے کہ اگر تم سچے ہو تو جب تم پر
موت آئے تو اپنے آپ کو موت سے بچا کر دکھا دینا وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۙ﴿۱۶۹﴾ اور جو لوگ
اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھنا، بلکہ وہ زندہ ہیں انہیں اپنے
ربّ کے حضور رزق دیا جاتا ہے فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَ
يَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ جو کچھ اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرما رکھا ہے اس پر
وہ خوش و خرم ہیں اور اپنے ان پچھلوں کے متعلق بھی جو ابھی ان کے پاس نہیں پہنچے
خوش ہوتے ہیں کہ ان پر بھی نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے کہ ہمارے وہ
ساتھی جو شہید نہیں ہوئے لیکن ایمان اور اطاعت میں ہم ہی جیسے ہیں سو انہیں بھی اللہ اپنے فضل

سے بہت کچھ عطا کرے گا يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ بِنِعۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضۡلٍ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيۡعُ اَجۡرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۱۷۱ۚ وہ اللہ کی دی ہوئی نعمتوں اور اس کے فضل کی وجہ سے خوش و خرم رہتے ہیں اور ان کو معلوم ہو چکا ہے کہ اللہ ایمان والوں کا اجر ضائع نہیں فرماتا رکوع[۱۷]